رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

فاروق

قادیان

شیرازہ چندہ
سرپرستان، معاونین، عام، طلباء، بیرونجات
غیر ممالک - عہ - عہ - عہ
انڈیا بائے بابرپیٹ آنہ ۱۸

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸-

جلد ۲۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ محرم ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء | نمبر (۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں!

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ (الحمد للہ)

فاروق کے لئے خریدار اور چندہ

قبل ازیں میں اطلاع دے چکا ہوں۔ کہ فاروق کے خریداروں میں سو سے زائد خریدار کم ہو گئے ہیں۔ جو غالباً الفضل کی روزانہ اشاعت کی وجہ سے ہوا ہے۔ حالانکہ یہ ترقی نہیں کہ ایک اخبار کیلئے دوسرے اخبار کو بند کر دیا جائے۔ اس سے تو آپکا پریس کمزور ہو گا نہ کہ مضبوط۔ لہذا احباب کم از کم ایک ایک خریدار پیدا کر کے فاروق کی کمی کو پورا کر دیں۔ اور چندہ سال رواں بھی معہ بقایا جن کے اسماء گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکے ہیں۔ وہ ارسال فرما کر ثواب حاصل کریں۔

(منیجر فاروق)

(۲) مجلس مشاورت کے اجلاس آج ۱۹ اپریل بعد نماز جمعہ سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں شروع ہو گئے ہیں۔ بیرونی جماعتوں کے نمائندگان کے علاوہ پنجاب۔ بنگال۔ دکن۔ یو۔ پی۔ بہار۔ سرحد۔ بلوچستان وغیرہ صوبجات کی انجمنوں کے نمائندے بھی کثرت سے شامل ہوئے ہیں۔ مفصل آئندہ

فاروق ایک سال کیلئے رعایتی قیمت میں

ایک ہمدرد اور فاروق کے شیدائی نے مبلغ پچیس ۲۵ روپے فاروق کی امداد میں اس شرط پر عطا کئے ہیں کہ ۱۲۵ اخبار ایسے شائق مگر غریب احمدیوں کے نام بجائے چار روپیہ سالانہ چندہ کے تین تین روپیہ رعایتی قیمت پر جاری کئے جاویں۔ جو فاروق کے خواہاں ہوں۔ مگر بوجہ مالی کمزوری چار روپیہ ادا نہ کر سکتے ہوں۔ اسلئے میں ناظرین فاروق کو اطلاع دیتا ہوں کہ جو ایسے دوست فاروق کو ایک سال کیلئے خریدنا چاہیں وہ صرف تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر دفتر فاروق میں ارسال کر دیں۔ ان کو ایک سال تک اس رعایتی چندہ میں فاروق ہفتہ وار ملتا رہے گا۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ایسے خریدار جدید ہوں۔ سابقہ خریداروں میں سے کوئی صاحب درخواست نہ کریں۔ تین روپیہ وصول ہوتے ہی ان کے نام اخبار جاری کر دیا جائیگا۔ اگر منی آرڈر نہ بھیج سکیں تو وی پی کی اجازت دیں جو تین روپیہ پانچ آنہ کا معہ خرچ ڈاک وی پی ارسال ہو گا۔ یہ قیمت رعایتی بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔ (منیجر فاروق)

نمبر ۲۹۲۴۔ منکہ محمد اسلم ولد ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم قوم جنجوعہ راجپوت ساکن امرتسر لیکچرار گورنمنٹ کالج لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے بشکل اراضی جس کے رقبہ کا مجھے اسوقت صحیح علم نہیں جو موضع اُدھووالی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ میں ہے اور جسکی ملکیت میں میری دوسرے بھائیوں بہنوں رشتہ داروں کیساتھ شراکت ہے اور جسکی قیمت آٹھ ہزار ہے لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اسوقت -/۴۱۵ روپیہ ماہوار ہے بعد وضع ٹیکس و پراویڈنٹ فنڈ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط۔ العبد۔ محمد اسلم موصی

گواہ شد۔ ڈاکٹر عبد الحق ایم۔ بی۔ بی۔ ایس بار ایٹ لا۔ ریٹائرڈ سول سرجن لاہور
گواہ شد۔ فضل دین بی۔ اے ایل ایل بی وکیل ہائی کورٹ لاہور
گواہ شد۔ ڈاکٹر عبد الحکیم ایم۔ بی۔ بی۔ ایس لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفتر فاروق کا مجلس مشاورت پر رعایتی اعلان

۱۶ اپریل سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء تک

حسب دستور سابق فاروق بک ڈپو کی کتب کا مجلس مشاورت کے موقعہ پر پندرہ یوم کیلئے رعایتی اعلان کیا جاتا ہے امید ہے کہ احباب اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کرینگے۔ مجلس مشاورت پر آنیوالوں کو محصول ڈاک کا فائدہ رہے گا۔ وہ دفتر فاروق سے فوراً آکر لے لیں۔ اور دوسرے دوست بھی انکے ہاتھ منگوالیں ورنہ محصول ڈاک اور وی پی کا خرچ دینا پڑیگا۔

نام کتاب	مضمون کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
رسالت چار جلد	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مرسلانہ زندگی کا عظیم الشان کارنامہ یعنی حضور کے ان اشتہارات کا مجموعہ جو صداقت اسلام اور اپنے دعویٰ کی صداقت پر بطور اتمام حجت ۱۸۹۸ء سے لیکر ۱۹۰۸ء یوم وصال تک کے حضورؑ نے وقتاً فوقتاً شائع کئے اور اب بالکل نایاب ہیں جن کو چار جلدوں میں چھپوا کر محفوظ کر دیا ہے۔ چند نسخے باقی ہیں۔	للعہ	۳ر
بطالوی کا انجام	حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس زبردست پیشگوئی کی حرف بحرف تصدیق مولوی محمد حسین بطالوی کی قلم سے جو حضور نے اسکے متعلق فرمائی تھی کہ "خانہ است ویران تو در فکر دگر" اور بطالوی کا عبرتناک انجام قابل دید اور لائق شنید	۴ر	۲ر
شیخ رحمانیہ	مولوی ثناء اللہ امرتسری کے مایہ ناز رسالہ جات جو اس نے شہادات مرزا و فیصلہ مرزا وغیرہ حضرت مسیح موعود کے خلاف شائع کئے تھے مکمل و مفصل مدلل جواب	۶ر	۳ر
مسترپان مباہلہ	مسترپان مباہلہ کے واقعات صحیحہ اور ان کی درخواست مباہلہ کا حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور قرآن و حدیث اور شواہد و نظائر سے ناقابل تردید جواب	۴ر	۲ر
تشحیذ الاذہان	فرقہ بابیہ و بہائیہ کی اس کتاب کا لاجواب جواب جو بابیوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق بمبئی سے شائع کی تھی از قلم مولانا شمس مولوی فاضل۔	۸ر	۴ر
ہدایات زریں	سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ کیلئے وہ ہدایات جو ہر ایک احمدی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے فرمائی ہیں جن کے مطابق تبلیغ کرنے سے یقیناً		

نام کتاب	مضمون کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
	کامیابی ہوگی۔ آجکل ہر ایک خاندان احمدی کو اس کا پاس رکھنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ جیبی سائز۔	۱۰ر	۴ر
مرقع ثنائی	مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اس نایاب اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کا حرف بحرف سطر بہ سطر چربہ جس میں اس نے آخری فیصلہ سے انکار کیا تھا	۴ر	۲ر
مباحثہ مونگیر	احمدیوں کا وہ عظیم الشان مباحثہ جو مونگیر علاقہ بہار میں بعہد خلافت اول غیر احمدیوں سے علماء قادیان کا ہوا۔ نایاب۔	۸ر	۴ر
التشفید	مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے رسالہ قبر مسیح کا دندان شکن جواب اور مسیح موعود کے آنحضرت صلعم کی قبر مبارک میں دفن ہونیکی حدیثوں اور واقعات سے حقیقت۔ از قلم مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔	۳ر	۱ر
خطبات نور	فتنہ احرار کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے چھ تاریخی خطبہ جن کا پڑھنا ہر ایک احمدی کو ضروری ہے، ایک جگہ جمع کر کے فاروق کے تین نمبروں میں شائع کر دیئے ہیں۔	۶ر	۴ر
پیغام صلح	پیغامیوں نے جو آج کل احرار کے فتنہ کو تقویت دینے کیلئے کئی اشتہار نکالے اور ہماری طرف سے جو ان کے جواب دیئے گئے وہ سب فاروق کے دو پرچوں میں جمع کر کے چھپوا دیئے ہیں چند پرچے باقی ہیں	۳ر	۲ر
حمائل شریف معرّا	بلا ترجمہ خوشخط موزون تقطیع	۴ر	۶ر
حمائل شریف مترجم	نہایت خوشخط ترجمہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب	۶ر	۸ر
حمائل شریف مترجم	جیبی تقطیع ترجمہ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ۔	۶ر	۸ر
ویدک توحید کا آئینہ	آریوں کی توحید کا قابل دید نمونہ	۲ر	۱ر

(المشتہر منیجر فاروق بک ڈپو قادیان پنجاب)

بیعت کا مجموعہ۔ غیر احمدی مسلمانوں میں کثرت سے تقسیم کیا جائے۔ قیمت فی سیکڑہ ۱ر۔ جیبوت کا مجموعہ اشتہارات جو تبلیغی وفد جیبوتی کے ہاتھ تقسیم کیا جائے۔ قیمت فی سیکڑہ ۱ر۔ رعایتی ۱۰ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۰ ✻ قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ر اپریل ۱۹۳۵ء ✻ نمبر ۳

کلام الامام امام الکلام

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناظرین فاروق کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پرانی تقریر جو ایک جلسہ میں آج سے تیس اکتیس سال پہلے حضور نے ۳ر ستمبر ۱۹۰۴ء کی صبح کو لاہور میں اپنی زبان مبارک سے فرمائی تھی۔ اور وہ اخبار "وکیل امرتسر" نمبر ۶۹ جلد ۱ مورخہ ۷ر ستمبر ۱۹۰۴ء کے صفحہ ۵ کالم ۲ پر ایڈیٹر صاحب "وکیل" نے بعنوان "تقریر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی" شائع کی تھی۔ ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ تاکہ وہ سلسلہ کے لٹریچر میں محفوظ ہو جائے۔

حضورؑ نے حاضرین جلسہ کو مخاطب کرکے فرمایا۔

"میں آپ سب صاحبوں کا شکر کرتا ہوں۔ کہ آپنے نہایت صبر اور خاموشی کے ساتھ میرے لیکچر کو سنا۔ میں ایک مسافر آدمی ہوں۔ اور کل صبح انشاء اللہ چلا جاؤں گا۔ لیکن میں اس شکر اور خوشی کو ساتھ لے جاؤں گا۔ اور یاد رکھوں گا۔ کہ باوجود اختلاف رائے کے کہ (جس کی وجہ سے عموماً جوش پیدا ہو جاتا ہے) آپ نے نیکی اور نیک اخلاقی اور آہستگی سے میرے مضمون کو سنا۔ میں یہ جانتا ہوں۔ اور خود محسوس کرتا ہوں۔ کہ مدت کے خیالات کو چھوڑنا سہل اور آسان نہیں ہوتا۔ خواہ وہ کتنے ہی غلط کیوں نہ ہوں یہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ کہ انسان اپنے اندر علمی یا عملی تبدیلی کر سکے۔ لیکن جو اخلاق آپ نے دکھائے ہیں۔ وہ نہایت ہی قابل تعریف ہیں۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ جیسے اللہ تعالےٰ نے عام طور پر یہ اجتماعی رنگ دکھایا ہے۔ وہ ایسا وقت اور زمانہ بھی لاوے کہ دلوں میں بھی اتحاد اور اجتماع ہو۔ اس ملک کو تفرقہ نے بہت نقصان پہنچایا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ اس ملک کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں بہت بڑا اتحاد اور اتفاق تھا۔ اور باوجود اختلاف مذاہب بھی ان میں قابل قدر میل ملاپ تھا۔ مگر اس زمانہ میں فرق آگیا۔ اور خدا کرے کہ یہ دور ہو جائے۔

یاد رکھو۔ یہ تنگ دلی اور تنگ ظرفی کا نشان ہے کہ انسان اختلاف مشرب و مذہب کی وجہ سے اخلاق کو بھی چھوڑ دے۔ اختلاف رائے اور چیز ہے اور اخلاق اور۔ یہ انسانی اخلاقی خوبی اور کمال ہے کہ باوجود اختلاف رائے کے اخلاقی کمزوری نہ دکھائے۔ آج کے جلسہ نے مجھے ایک تازہ امید دلائی ہے۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ اپنا فضل کرے۔ تو یہ میل جول ترقی کریگا۔

میں خوب جانتا ہوں۔ کہ جب تک طبیعت میں یہ استعداد نہیں ہوتی۔ کہ کوئی شخص صبر اور خوش خلقی سے ایک مخالف رائے کو سن سکے۔ وہ ایسی رائے کو سنکر چپ نہیں رہ سکتا۔ اسی لئے یہ خاموشی اور صبر مجھے امید دلاتا ہے۔ کہ اچھے نتیجے پیدا ہونگے۔ یہ بھی خوبی کی بات ہے۔ کہ جب مخالف رائے کو سنے تو فوراً جواب دینے کو تیار نہ ہو جائے۔ کیونکہ یہ تو محض ہار جیت کی خواہش ہوگی۔ لیکن اس رائے کے صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے اس پر صبر سے فکر کرنا چاہیئے اس سے علم و حکمت پیدا ہوتی ہے۔ اور علم و حکمت ایک ایسا خزانہ ہے۔ جو تمام دولتوں سے اشرف ہے۔ دنیا کی تمام دولتوں کو فنا ہے۔ لیکن علم و حکمت کو فنا نہیں ہے۔ پس جو جلدی نہیں کرتا۔ بلکہ فکر کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہے۔ کہ اے اللہ اگر میں غلطی پر ہوں۔ تو مجھے بصیرت اور معرفت عطا کر وہ اس حکمت کے خزانہ کو محفوظ رکھتا ہے۔ پس میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ صاحبان اس خزانہ کے حاصل کرنے اور محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔

میں آپ صاحبان کی خدمت میں ادب عجز اور تواضع سے عرض کرتا ہوں۔ کہ یہ جو کچھ سنایا گیا ہے۔ آپ اس پر توجہ کریں۔ تاکہ میری محنت ضائع نہ ہو۔ جو کچھ میرے قلم سے نکلا ہے اور میرے دوست مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کسی کی دل آزاری یا استخفاف مذہب کی نیت سے نہیں لکھا بلکہ خدا گواہ ہے۔ اور اس سے بہتر کون گواہ ہو سکتا ہے۔ کہ میں نے سچے دل سے لکھا ہے۔ اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے لکھا ہے اور میں جانتا ہوں۔

سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل

چونکہ فرصت کم ہے۔ ممکن ہے کہ بعض نے نہ سنا ہو۔ اس لئے میں نے چھپوا دیا ہے۔ اور بشرط گنجائش مل سکتا ہے۔ پس اس کو پڑھ کر توجہ کریں۔ اور مذہبی مخالفت کو عام مخالفت کا ذریعہ نہ بنا دیں۔

مذہب تو اس لئے ہوتا ہے۔ کہ اخلاق وسیع ہو۔ جیسے خدا کے اخلاق وسیع ہیں۔ کوئی ہزاروں گالیاں اسے دے۔ وہ اس پر پتھر نہیں برسا دیتا۔ پس اسی طرح حقیقی مذہب والا تنگ ظرف نہیں ہو سکتا۔ تنگ ظرف خواہ ہندو ہو۔ یا مسلمان یا عیسائی وہ دوسرے بزرگوں کو بھی بدنام کرتا ہے۔ میں اس سے منع نہیں کرتا۔ کہ اختلاف مذہب بیان نہ کرو۔ بے شک نیک نیتی سے اختلاف بیان کرو۔ مگر اس میں تعصب اور کینہ کا رنگ نہ ہو۔

ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات دو چار سال سے نہیں۔ بلکہ صدہا سال سے چلے آتے ہیں۔ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے خدا کرے۔ کہ بہت سے دلوں میں وہ جوش ڈالدے۔ جو ان تعلقات کو دور نہ ہونے دیں۔ یہ بھی یاد رکھو کہ مذہب صرف قیل و قال کا نام نہیں۔ بلکہ جب تک عملی حالت نہ ہو کچھ نہیں۔ خدا اس کو پسند نہیں کرتا۔ جس قدر بزرگ اسلام میں یا ہندوؤں میں اوتار وغیرہ گذرے ہیں۔ ان کے حالات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے عمل سے اُن سچائیوں کو جن کا وہ وعظ کرتے تھے ثابت کر دکھایا ہے۔ قرآن شریف میں بھی یہی تعلیم ہے یا ایھا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے اپنے آپ کو درست کرو۔ جس شخص کے اندر خود روشنی اور نور نہیں ہے۔ وہ اگر زبان سے کام لیگا۔ تو وہ مذہب کو بچوں کا کھیل بنا دے گا۔ اور حقیقت میں ایسے ہی مصلحوں سے ملک کو نقصان پہنچا ہے ان کی زبان پر تو منطق اور فلسفہ جاری رہتا ہے مگر اندر خالی ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ میں نہایت خیر خواہی سے کہہ رہا ہوں۔ خواہ کوئی میری باتوں کو نیک ظنی سے سُنے یا بدظنی سے۔ مگر میں کہوں گا کہ جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ پہلے خود روشن ہو۔ اور اپنی اصلاح کرے۔ دیکھو یہ سورج جو روشن ہے۔ پہلے اس نے خود روشنی حاصل کی ہے۔

میں یقیناً سمجھتا ہوں۔ کہ ہر ایک قوم کے معلم نے یہی تعلیم دی ہے۔ لیکن اب دوسرے پر لاٹھی مارنا آسان ہے۔ لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہو گیا ہے۔ پس جو چاہتا ہے۔ کہ قوم کی اصلاح کرے۔ اور خیر خواہی کرے۔ وہ اس کو اپنی اصلاح سے شروع کرے۔ قدیم زمانہ کے رشی اور اوتار جنگلوں اور بنوں میں جا کر اپنی اصلاح کیوں کرتے تھے۔ وہ آج کل کے لکچراروں کی طرح زبان نہ کھولتے تھے۔ جب تک خود عمل نہ کر لیتے تھے۔ یہی خدا تعالیٰ کے قرب اور محبت کی راہ ہے۔ جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا۔ اس کا بیان کرنا پرنالہ کے پانی کی طرح ہے۔ جو جھگڑے پیدا کرتا ہے۔ اور جو نور معرفت اور عمل سے بھر کر بولتا ہے وہ بارش کی طرح ہے۔ جو رحمت سمجھی جاتی ہے۔ اس وقت میری نصیحت یاد رکھیں آج کے بعد آپ مجھے یہاں نہ دیکھیں گے۔ اور میں نہیں جانتا۔ کہ پھر موقعہ ہو یا نہ ہو۔ لیکن ان تفرقوں کو مٹانے کی کوشش کرو۔ میری نسبت خواہ آپ کا کچھ ہی خیال ہو۔ لیکن یہ سمجھ کر کہ ؎

مرد باید کہ گیرد اندر گوش ؛ در نوشت است پند بر دیوار

میری نصیحت پر عمل کرو۔ جو شخص خود زہر کھا چکا ہے وہ دوسروں کی زہر کا کیا علاج کرے گا۔ اگر علاج کرتا ہے۔ تو خود بھی مرے گا۔ اور دوسروں کو بھی ہلاک کرے گا۔ کیونکہ زہر اس میں اثر کر چکا ہے اور اس کے حواس چونکہ قائم نہیں رہے۔ اس لئے اس کا علاج بجائے مفید ہونے کے مضر ہوگا۔ غرض جس قدر تفرقہ بڑھتا جاتا ہے۔ اس کا باعث وہی لوگ ہیں۔ جنہوں نے زبانوں کو تیز کرنا ہی سیکھا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو۔ کہ میرا یہ مذہب نہیں کہ اسلام کے سوا سب مذاہب بالکل جھوٹے ہیں۔ میں یہ یقین رکھتا ہوں۔ کہ وہ خدا جو تمام مخلوق کا خدا ہے۔ وہ سب پر نظر رکھتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا۔ کہ وہ ایک ہی قوم کی پرواہ کرے اور دوسروں پر نظر نہ کرے۔ ہاں یہ سچ کہ حاکم کے دورے کی طرح کبھی کسی قوم پر وہ وقت آجاتا ہے اور کبھی کسی پر۔

میں کسی کے لئے نہیں کہتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ایسا ہی ظاہر کیا ہے۔ کہ راجہ رامچندر اور کرشن جی وغیرہ یہی خدا کے راست باز بندے تھے۔ اور اس سے سچا تعلق رکھتے تھے۔ میں اُس شخص سے بیزار ہوں۔ جو ان کی ہتک یا توہین کرتا ہے۔ اس کی مثال کنوئیں کے مینڈک کی سی ہے۔ جو سمندر کی وسعت سے ناواقف ہے۔ جہاں تک ان لوگوں کے صحیح سوانح معلوم ہوتے ہیں۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے خدا کی راہ میں مجاہدات کئے۔ اور کوشش کی۔ کہ اسی راہ کو پائیں۔ جو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کی حقیقی راہ ہے۔

پس جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ وہ راستباز نہ تھے۔ وہ قرآن شریف کے خلاف کہتا ہے۔ کیونکہ اس میں فرمایا ہے۔ ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ یعنے کوئی قوم اور امت ایسی نہیں گذری۔ جس میں کوئی نذیر نہ آیا ہو۔

میں بابا نانک صاحب کو بھی خدا پرست سمجھتا ہوں۔ اور کبھی پسند نہیں کرتا۔ کہ ان کو بُرا کہا جائے۔ میں ان کو ان لوگوں میں سے سمجھتا ہوں۔ جن کے دل میں خدا تعالیٰ اپنی محبت آپ بٹھا دیتا ہے۔ پس ان لوگوں کی پیروی کرو۔ اور دل کو روشن کرو۔ پھر دوسروں کی اصلاح کے لئے زبان کھولو۔ اس ملک کی شائستگی اور خوش قسمتی کا زمانہ تب آئے گا۔ جب نری زبان نہ ہوگی۔ بلکہ دل پر دارومدار ہوگا۔ پس اپنے تعلقات خدا تعالیٰ سے زیادہ کرو۔ یہی تعلیم سب نبیوں نے دی ہے۔ اور یہی میری نصیحت ہے ؎

اگر در خانہ کس است حرفے بس است (وکیل المبلغین)

وصیت نمبر ۴۲۸۱

منکہ عبدالرحمٰن شاکر ولد چوہدری نعمت اللہ گوہر بی۔ اے قوم راجپوت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۸/۱۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت ذاتی جائداد کوئی نہیں ہے۔ میرے والد صاحب بفضلہٖ خدا زندہ ہیں۔ جو کسی قدر غیر منقولہ جائداد کے مالک ہیں۔ میری تازیست اپنی ماہوار آمد جسپر میرا گذارہ ہے مبلغ ۲۰/۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

العبد۔ عبدالرحمٰن شاکر احمد معرفت ملک صاحب خان صاحب نون ایس۔ ڈی۔ او چکوال۔ گواہ شد۔ مولوی فتح علی ایم عبداللہ۔ محمد عبداللہ۔ گواہ شد۔ گواہ شد۔ محمد حیات حکیم چکوال۔ گواہ شد۔ محمد عبداللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مشن

ختم نبوّت کی حقیقت

نمبر (۲)

جیسا کہ ہم پہلے نمبر میں لکھ چکے ہیں۔ کہ غیر احمدی حضرات عند الضرورت خاتم النبیین کے جو معنے چاہتے ہیں کر لیتے ہیں۔ اور اتنا بھی اس وقت نہیں سوچتے کہ اس سے قبل وہ کیا معنے کرتے رہے ہیں۔ ورنہ ایک ہوشمند نیک طینت انسان سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ اور اصل بات تو یہ ہے۔ کہ بعض اوقات حق برزماں جاری گردد بھی ہو جاتا ہے۔ گذشتہ سال جبکہ سید انور شاہ صاحب کا انتقال ہوا۔ اخبار العدل گوجرانوالہ ۷ رجون ۳۳ء جلد ۸ نمبر ۱۶ میں ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کی سرخی یہ تھی "آہ خاتم الحفاظ شیخ الاسلام سید انور شاہ صاحب بھی رحلت فرما گئے"۔ مولانا انور شاہ صاحب کو بوجہ ان کے بکثرت احادیث کا حافظ ہونے کے خاتم الحفاظ کا خطاب دیا گیا ہے ذیل میں مضمون مذکور کا تھوڑا سا اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ جو یہ ہے۔

"ہمیں اتنا رنج اور غم نہ ہوتا اگر یہ دیکھتے کہ قدرت حضرت شاہ صاحب جیسے افراد پیدا کرنے میں ممسک نہ ہوتی۔ خاتم الحفاظ شیخ جلال الدین سیوطی کے بعد چار سو سال سے زیادہ سال گذرتے ہیں۔ کہ قدرت نے حفظِ حدیث اور تفسیر قرآن کے لئے جس شخص کو منتخب فرمایا۔ وہ صرف ایک ہی ہستی تھی"۔

اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ اول شیخ جلال الدین سیوطی کو خاتم الحفاظ کا لقب دیا گیا ہے اور بعد ازاں سید انور شاہ صاحب کو بھی اسی لقب سے ملقب کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ ایک معمولی شدھ بدھ رکھنے والے انسان کی بھی سمجھ میں نہیں آسکتا کہ ایک خاتم الحفاظ کے بعد دوسرا خاتم الحفاظ کیسا۔ مگر یہ سب ان مخالفین کے لئے جائز ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے حلقہ اطاعت سے باہر ہیں لیکن ہم ایسے عقیدتمندوں سے ضرور دریافت کریں گے۔ کہ سید صاحب کو خاتم الحفاظ کے لقب سے سرفراز کر کے لفظ خاتم کے کیا وہی معنے لیتے ہیں۔ جو ہمیشہ لیتے رہتے ہیں؟ اگر ان کے نزدیک وہی معنے درست ہیں۔ تو کیا وہ ہمیں بتائیں گے۔ کہ سید انور شاہ صاحب کے بعد کیا کوئی حافظ حدیث نہیں رہا۔ یا سید صاحب سب سے آخری حافظ تھے۔ اور وہ سب کے آخر میں فوت ہوئے یا آپ کی وفات کے بعد دیگر حفاظ بھی اس جہان سے کوچ کر گئے۔ یا اگر ان دوسروں کا انتقال نہیں ہوا تو کیا ان کے حافظہ سے وہ تمام حدیثیں اٹھ گئیں کہ اب وہ حافظ حدیث کہلانے کے مستحق نہیں رہے۔

یا

وہی معنے کرو گے۔ جو ہم کر رہے ہیں۔ کہ رسول خدا صلعم پر نبوت کے کمالات سب ختم ہو گئے ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آسکتا۔ جو کسی لحاظ سے جناب صلعم پر فضیلت رکھتا ہو۔ جو آئے گا وہ آپؐ سے بہر حال اور بہر پہلو اور بہر لحاظ کمتر ہو گا۔ کیونکہ جناب صلعم سب نبیوں سے بڑھ کر مقام نبوت پر پہنچے ہوئے ہیں۔ اور

کیا

یہی معنے تم یہاں نہیں کرو گے کہ سید صاحب کو خاتم الحفاظ کا خطاب انہی معنوں سے دیا گیا ہے کہ آب جیسا کوئی اور حافظ حدیث نہیں ہو سکتا۔ اس وقت بھی بہتیرے حفاظ حدیث کے موجود ہیں۔ اور آئندہ بھی ہوں گے۔ مگر وہ خوبی اور برتری جو سید صاحب میں پائی جاتی تھی۔ وہ کسی اور حافظ حدیث میں دیکھنے میں نہ آئے گی۔

اے میرے ہمقوم یارو! کیا یہی معنے راقم مضمون مولوی محمد عبد العزیز صاحب خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ اور مدیر العدل نے نہیں کئے ہیں۔ اگر کوئی اور معنے کئے ہیں۔ تو حلف کے ساتھ تحریر کئے جائیں ورنہ اُس احکم الحاکمین کے خوف کو دل میں جگہ دیں جو سب کے ظاہر اور باطن کو یکساں جانتا ہے اور بروزِ قیامت خداوند عالم کے حضور میں اسی تفریق معانی کے جواب کے لئے تیار رہیں۔ کیا وہ جلتا نہ تم سے دریافت نہ کرے گا۔ کہ اے اطاعت اور بندگی کا دعوے کرنے والو اور میرے حبیب کی محبت کا دم بھرنے والو! تمہارے پاس اس امر کی کونسی دلیل ہے کہ جب تم خاتم النبیین کے معنے کرتے ہو تو کہہ دیتے ہو کہ محمدؐ سب سے آخری نبی ہے۔ اور محمدؐ کی افضلیت ہی اس کے آخر میں ہونے کی ہے۔ مگر جب تم خاتم الحفاظ اور خاتم المحدثین وغیرہ کے معنے کرتے ہو۔ تو اپنی زباندانی کے اظہار کے شوق میں ان حافظوں اور محدثوں کی شانِ فضیلت اس رنگ میں ظاہر کرتے ہو کہ ان کے بعد حفاظ اور محدث تو ہوتے رہیں گے۔ مگر ان کے پایہ کا کوئی نہ ہو گا۔ تمہارے نزدیک محمدؐ کی فضیلت محض آخری نبی ہونے میں ہے۔ اور حافظوں اور محدثوں کی فضیلت ان کے علم دانی میں یکتائے روزگار ہونے میں۔ یہ بلا وجہ تفریق کیوں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقول مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند تقدم یا تاخر زمانی میں کوئی فضیلت نہیں ہؤا کرتی۔ بلکہ فضیلت اس میں ہے۔ کہ کسی کام میں مقابلہ کے لئے پیشتر چیلنج دیا جائے۔ اور چیلنج قبول کرنیوالے اشخاص موجود ہوں۔ پھر ان میں سے کوئی یا چیلنج ہی قبول نہ کرے۔ یا چیلنج میں کامیابی نہ ہو سکے۔ ورنہ بہتیرے لوگ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمیں چیلنج دیا جاتا۔ یا بالفاظ دیگر ہمیں بھی مقام نبوت حاصل کرنے کی اجازت ہوتی۔ تو ممکن تھا۔ کہ ہم میں سے کوئی آپ سے مرتبہ میں بڑھ جاتا۔ اور کیا یہ اُن کے حق میں مرتبۂ ظلم نہ ٹھہرے گا۔ اُس ہستی کی طرف سے جس کی ایک صفت عادل بھی ہے۔ سوچ اور سمجھ کر جواب دو۔ مگر میرے مکرم بزرگو! ؎

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

آپ کے بزرگوں کی ایسی بہت سی مثالیں مل سکتی ہیں۔ جنہوں نے ہمارے حق میں سخنے کئے ہیں۔ اس کی ایک مثال اوپر بیان ہو چکی ہے۔ پھر مخالفین کا یہ حال ہے۔ کہ وہ حضرت مرزا غلام احمدؑ نبی اللہ کے خلاف اپنی ضد۔ بغض اور عداوت سے باز نہیں آتے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود نے اپنی طرف سے کوئی نئے معنے نہیں تراشے ہیں۔ جو آپ سے پیشتر امتِ مسلمہ کے مستند و معتبر عالم نہیں تراش چکے۔

ایک اور بات سنو! غیر احمدیوں کے نزدیک رسول خدا صلعم کی فضیلت اسی میں مضمر ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ اور نبوت کی نعمت جو ابتدائے عالم سے خلق خدا کے سپرد ہوتی چلی آئی۔ آپ کے بعد جاری نہ رہے۔ اور وہ شرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ جو آنحضرت صلعم تک جاری رہا۔ اس سے بھی آیندہ نسلیں محروم ہو جائیں۔ کیونکہ نبوت کے معنے ہی بار بار اور بکثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا ہونا ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے اخبار غیب پر اطلاع پانا ہے۔ غیر احمدیوں نے یہ بھی پسند کیا کہ خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلعم کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کو اسی وجہ سے فوت کر دیا۔ کہ رسول صلعم کے بعد کسی نبی نے نہ ہونا تھا۔ اور اگر آپ زندہ رہتے۔ تو نبی بن جاتے۔ اور اسی زبردستی اور ظلم کے ساتھ حضرت ابراہیم کو فوت کر کے تم نے آنحضرت کو بھی داغِ پسر دینا منظور کیا۔ کیا یہ سب امور آپ کے معتقدات سے نہیں ہیں؟

ہائے افسوس! عداوتِ مسیح موعود میں تم کہاں سے کہاں چلے گئے۔ کہ اپنے اور بیگانے میں بھی تمیز باقی نہیں رہی۔ اور حضرت رسول صلعم کے متعلق بھی تم نے وہ الفاظ استعمال کئے۔ کہ دانا دشمن سے بھی یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ لیکن اگر آپ کو رسول صلعم سے قلبی محبت تعلق اور ہمدردی ہے۔ تو امید ہے۔ تم بھی اسی شاہراہ پر چلنے کے لئے تیار ہو گے۔ جو تم نے آنحضرتؐ کے لئے پسند کی ہے۔ کیونکہ رسول صلعم کے نقش قدم پر چلنا تمہارا دین اور ایمان ہے۔ اور تمہارے لئے باعث نجات۔ اگر تم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہو۔ اور ظاہر سے نہیں بلکہ حقیقتاً بیان کرتے ہو۔ تو امید ہے تم ضرور اپنے لئے پسند کرو گے۔ کہ اے بارِ الٰہا! جس طرح تو نے آنحضرت صلعم کو آخری نبی ہونے کی فضیلت بخشی ہے۔ اور اس فضیلت کے صدقے آپ کا بیٹا بھی چھین لیا گیا۔ اے دو جہان کے مالک! تو ہمیں بھی ایسی ہی فضیلت عطا فرما۔ کہ ہم دنیا میں ایسے عظیم الشان مرد ثابت ہوں کہ آیندہ ہماری نسلوں کا سلسلہ منقطع ہو جائے۔ اور ہم آخری انسان ہونے کی یہی فضیلت حاصل کریں

یا

یہ دعا کیا کریں۔ کہ اے خداوند عالم! ہمیں ایسی شاندار ہستیوں میں شمار فرما کہ جس طرح رسول صلعم کے سلسلہ نبوت کو منقطع کر کے آپ کو بے مثل فضیلت بخشی ہے۔ اسی طرح ہمیں بھی ایسے ایسے عظیم الشان انسان بنا کر بے نظیر فضیلت عطا فرما کہ آیندہ ہماری نسلیں انسانیت سے عاری ہو جائیں۔ اور سب انسانی صفات ہم پر ختم کر دیئے جائیں۔

اسی طرح غیر احمدی دوست یہ بھی دعا کیا کریں کہ ان میں سے کوئی شخص ولایت کے درجہ پر نہ پہنچے۔ کیونکہ حضرت علیؓ خاتم الاولیاء ہیں۔ اور ان کے پاس کوئی تلوار باقی نہ رہے۔ کہ حضرت علیؓ کی تلوار کو آخری تلوار کہا گیا ہے اور غیر احمدیوں کو کوئی مسجد یا بیت اللہ بنانے کی توفیق نہ ملے۔ کیونکہ رسول خدا نے ان المساجد ای اخر المساجد فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی ان میں حافظ حدیث بھی نہ بنے۔ کیونکہ اس وقت تک دو خاتم الحفاظ گزر چکے ہیں۔ اور نہ ہی کوئی محدث رہے کہ خاتم المحدثین بھی کئی ہو چکے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ہماری درخواست خالی نہ جائے گی۔ اور وہ بسر و چشم ان معروضات کو شرف قبولیت بخشیں گے۔ اس لئے کہ آنحضرت صلعم کے نقش قدم پر چلنا ان کے لئے باعث سعادتِ کونین ہے۔ اور جو انہوں نے محسنوں کے محسن رحمت اللعالمین کے لئے پسند کیا ہے۔ وہی اپنے لئے بھی پسند کریں گے۔

اس جگہ ہم مولوی ثناء اللہ صاحب سے بھی درخواست کریں گے۔ کہ وہ اپنے لئے یہ دعا کیا کریں۔ کہ اے مولا کریم! جس طرح کہ تو نے اپنے فضل اور رحم سے امت مسلمہ پر باب نبوت مسدود کر کے رسول صلعم کو سب نبیوں کا سرتاج ہونے کی فضیلت بخشی ہے۔ اسی طرح اے الرحم الراحمین! مجھے بھی فرقہ اہلحدیث میں ایسا عظیم الشان مبلغ اور حضرت مرزا صاحبؑ کا اس قدر زبردست مخالف بنا کہ یہ شان مجھ پر ہی ختم ہو جائے اور آیندہ فرقہ اہلحدیث میں میرے جیسا کوئی نہ ہو۔ اور نہ کوئی میرا قائم مقام ہو سکے۔ امید ہے کہ اس طور کی فضیلت قبول کرنے سے مولانا ہرگز انحراف نہ کریں گے۔ کیونکہ یہی فضیلت انہوں نے آقائے نامدار حضرت محمد صلعم کو دی ہے جن کی محبت کا ماشاء اللہ جناب کو ادعا ہے۔

ضمناً ہم ان تمام مخالفین اور معاندین سلسلہ احمدیہ کو جن کی اولادوں کا سلسلہ حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت میں مسدود یا منقطع ہو چکا ہے۔ مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ جو فضیلت انہوں نے اللہ کے حبیبؐ کو دینی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہی تھی۔ وہی فضیلت خالقِ عالم نے انہیں بھی عطا کر دی ہے۔ جیسا کہا جاتا ہے ؎ عطائے تو بہ لقائے تو۔ پس ایسے اشخاص کے لئے جائے مسرت ہے کہ وہ اس پر بصد فخر و مباہات جتنی بھی خوشیاں منائیں تھوڑی ہیں۔

لگے ہاتھوں وہ یہ بھی دعا کریں کہ تختِ ارض پر جس قدر مسلمان نواب یا بادشاہ ہیں۔ ان کو بھی ایسی ہی فضیلت حاصل ہو۔ جو انہوں نے اپنے محسن نبی الاُمّی کے لئے پسند کی ہے۔ کیونکہ ان سب کو حُبِّ رسول کا دعویٰ ہے۔ اور آپ کی قدمبوسی اور حلقہ بگوشی کو اپنی ہر متاعِ عزیز پر ترجیح دیتے ہیں۔

اِسی طرح مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور سے استدعا کی جاتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود چونکہ خاتم الخلفاء ہیں۔ اس لئے آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کا دعویٰ کرتے ہوئے دعا کریں۔ کہ ان کی جماعت میں کوئی خلیفہ نہ ہو۔ اور آپ ایسے زبردست امیر ہوں کہ آپ کے بعد کوئی آپ کا خلیفہ یا امیر یا پریذیڈنٹ نہ بن سکے ؛

مگر افسوس کہ جس بات کی خواہش یہ سب حضرات محمد مصطفےٰ صلعم کی نسبت کر رہے ہیں۔ اپنے لئے وہ ہرگز پسند نہ کریں گے۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ ان مسلمانوں کو اپنی اولادیں۔ عزتیں۔ وجاہتیں اور حکومتیں رسول صلعم کی اولاد اور عزت اور وجاہت سے عزیز تر ہیں۔ ورنہ کیا وجہ کہ وہ اپنے لئے وہی بات پسند نہ کریں جو انہوں نے حضرت رسول صلعم کے لئے پسند کی ہے جس کے احسانوں کے نیچے ان کے ہر جسموں کا ہر ہر ذرہ دبا ہوا ہے اور جس کے شرمندۂ فیض وہ اور انکے آبا و اجداد ہوتے رہے ہیں۔ اسلئے ایسے اشخاص کے لئے یہ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ ؎ آنچہ بر خود میپسندی بر دیگراں ہم مپسند آپکے وجود باجود کی برکت سے ہم خیر الامم کہلائے۔ تو کیا ایسے محسن کا صلہ یہی ہے جو حضور کو دیا جاتا ہے ذرا سوچنا اور غور کرنا چاہیئے۔ پس مقام خوف ہے۔ باقی تیسری نمبر میں ؛

پیغامی مشن

احمدیہ بلڈنگ لاہور والوں کی مجرمانہ خاموشی

اور

حق پوشی پر بے جا اصرار اور فیصلہ کی راہ سے فرار

مجھے نہایت افسوس اور رنج سے یہ کہنا پڑا ہے کہ میں نے تین ماہ پیشتر اظہارِ حق کے طور پر احمدیہ بلڈنگ لاہور والوں کے صحیح عقائد جناب مولوی محمد علی صاحب لیڈر احمدیہ بلڈنگ کی اپنی دستخطی تحریروں سے بذریعہ پوسٹر الم نشرح کئے تھے۔ اور یہ ایک باہمی فیصلہ کی نہایت تسلی بخش راہ تھی۔ مگر اس صاف اور سیدھے اور فیصلہ کن طریق پر بجائے اظہارِ خوشنودی کے احمدیہ بلڈنگ والوں نے دشنام طرازی اور زبان درازی کا وتیرہ اختیار کر کے کہیں مجھے **دجّال** کہا اور کہیں **عیار مکار** بتلایا۔ اور کہیں **فریب کار** ظاہر کیا۔ اور کہیں **کمینہ** انسان ٹھہرایا۔ اور کہیں **ادنےٰ اکتب فروش** ہونے کا طعنہ دیا۔ غرضیکہ بہت جھنجلائے۔ بہت تلملائے اور بہت بھنبھنائے۔ اور حق یہی ہے۔ کہ میرے اس حق و صداقت پر مبنی پوسٹر کا جواب سوائے تسلیم کے یا سوائے اس رذیل وتیرہ کے اختیار کرنے کے اور کوئی ہو ہی نہ سکتا تھا۔ چونکہ تسلیم کرنے میں ان کے تمام لاہوری طلسم کا تار و پود اکھڑتا تھا۔ اِس لئے ناچار ان کو دشنام دہی کا مذموم رویہ اختیار کرنا پڑا۔ اور مجھے گالیاں دے کر اور فریب کار بتلا کر عوام الناس کو بزعم خود یہ یقین دلانے کی ناکام کوشش کی۔ کہ گویا جو کچھ اس پوسٹر میں ان کے صحیح عقائد مولوی محمد علی صاحب کی تحریروں سے پیش کئے گئے ہیں۔ وہ غلط ہیں۔ اور جھوٹ ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط

اس پر میں نے مکرر ان کی صحت ثابت کرنے کے لئے ایک **چیلنج مناظرہ** دیا۔ اب چیلنج مناظرہ کے ہوّے سے ڈر کر پھر ایک ابلہ فریب رجوع والا اعلان یوں کیا۔ کہ

"ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کے لئے اس لفظ کو دوسرے پیرایہ میں بیان کرنے سے کیا عذر ہو سکتا ہے۔ سو دوسرا پیرایہ یہ ہے۔ کہ بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اور اس کو (یعنی لفظ نبی کو) کاٹا ہوا خیال فرمالیں"

حالانکہ ان کا اب یہ اعلان ایک طرح پر کلۂ خود باید زد کا مصداق تھا۔ کیونکہ وہ تو لوگوں کو یہی دھوکا دے رہے تھے۔ کہ ہم تو حضرت مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے۔ مگر جب مولوی محمد علی صاحب اور دیگر ممبران انجمن اشاعت اسلام کے متفقہ اعلانوں میں نہ ایک بار بلکہ سینکڑوں مرتبہ حضرت مرزا صاحب کے حق میں۔ نبی۔ رسول۔ نبی آخر زمان۔ زمانہ کا نجات دہندہ۔ پیغمبر آخر زمان وغیرہ الفاظ کا بتکرار شدید استعمال دکھایا گیا۔ تو ابلہ فریبانہ طور پر لکھدیا۔ کہ اس کو (یعنی لفظ نبی) کو کاٹا ہوا خیال فرمالیں۔

بھلا ان بھلے مانسوں سے کوئی اتنا تو پوچھے۔ کہ اچھا بفرض محال لفظ نبی کی جگہ تو لفظ محدث سمجھ لیا۔ لیکن اور زوردار الفاظ "پیغمبر آخر زمان" "نبی آخر زمان" "آخری زمانہ کا نجات دہندہ" وغیرہ کی جگہ کیا کیا سمجھ لیں۔ اس کی تصریح بھی ذرا فرما دی ہوتی۔ مگر سچ ہے ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

پس یہ کسقدر ظلم عظیم اور غضب پر غضب ہے۔ کہ دجل اور دھوکہ دہی اور عیاری سے کام تو خود لیں۔ اور الزام لگاویں مجھ پر۔ کہ گویا میں نے کوئی دجل یا فریب کیا ہے۔ میں نے جس قدر حوالجات مولوی محمد علی صاحب کی تحریرات اور دیگر ممبران انجمن اشاعت اسلام کے متفقہ اعلانات کے اپنے پوسٹر میں دیئے تھے۔ ان میں اگر ایک آدھ بھی ناقص یا ادھورا یا غلط ثابت کیا ہوتا۔ تب بھی ان کو حق تھا۔ کہ مجھ پر دجل اور افترا کے الزام لگاتے۔ کسی حقیقت کو طشت از بام کرنے کا نام تو دجل اور تلبیس نہیں ہاں دجل تو یہ ہوتا ہے۔ کہ اندر کچھ اور باہر کچھ۔ جیسا کہ احمدیہ بلڈنگ لاہور والوں کے رویہ سے دنیا اس نتیجہ پر پہنچ چکی ہے۔ اور یہ ایک ایسا ثابت شدہ امر ہے۔ کہ جسے ہم ہی نہیں۔ بلکہ دوسرے لوگ بھی اچھی طرح بھانپ اور جانچ چکے ہیں۔ کہ ان کا رویہ فریب کاری ہے۔ جیساکہ اخبار "احسان" لکھتا ہے۔ کہ

"ایک دن یکایک لاہور کی دیواروں پر "احمدی فریق لاہوری ساکن احمدیہ بلڈنگ کے صحیح عقائد" کے عنوان سے ایک بڑا سا پوسٹر رونما ہو گیا۔ جس میں لاہوری فریق کے پیر میاں محمد علی کی بعض تحریرات نقل کرکے یہ بتایا گیا تھا۔ کہ میاں محمد علی اور اس کے رفقاء بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت اور رسالت کے اسی طرح قائل ہیں۔ جس طرح مرزا بشیر الدین محمود احمد اور اس کی جماعت عقیدہ رکھتی ہے۔ ہم میاں محمد علی کے ان اقوال کو یہاں نقل کرنا ضروری نہیں سمجھتے لیکن اتنا کہے دیتے ہیں۔ کہ یہ اقوال و تحریرات قادیانیوں کے ساتھ پوری پوری ہم عقیدگی کا اعلان کرتی ہیں۔ بلکہ مرزا قادیانی کی لائی ہوئی مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کو یہودیت کا مثیل ٹھہراتی ہیں۔۔۔۔ مرزائیوں کی لاہوری جماعت کے فریب کاروں کا گروہ مرزا کو نبی سمجھنے اور کہنے میں قادیانیوں سے کم نہیں۔ اور جب وہ مسلمانوں سے یہ کہتے دکھائی دیتے کہ ہم قادیان کے مدعی نبوت کو محض محدث یا مجدد بلکہ محض ایک نیک مولوی سمجھتے ہیں۔ تو ان کا مقصد دہوکہ دینے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ ان کے حقیقی عقائد جن پر ان کی اپنی تحریرات شاہد و دال ہیں۔ وہی ہیں۔ جو قادیانیوں کے ہیں۔" (احسان ۲۵ر فروری ص۳)

اب ناظرین بغور ملاحظہ فرمالیں۔ کہ جس حقیقت بھرے پوسٹر پر خاکسار کی طرف دجل اور تلبیس وغیرہ جیسے مکروہ الفاظ منسوب کئے گئے ہیں۔ اس پر سلسلہ احمدیہ کے مخالف سے مخالف لوگ کس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ اوپر اخبار "احسان" کی رائے تو پڑھ لی۔ اب ذرا ایڈیٹر "اہلحدیث" جیسے معاند سلسلہ احمدیہ کی رائے بھی ملاحظہ کریں۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ

"قادیانیوں نے لاہوری چیلنج مناظرہ کے جواب میں (بقیاس خود) بڑی ہوشیاری سے کام لیا یعنے لاہوری پارٹی کے ارکان کے سابقہ اقوال جو انہوں نے اختلاف ہذا پذیر ہونے سے پہلے کبھی کہے ہوئے ہیں۔ ایک طویل اشتہار میں نقل کرکے لاہوری ارکان ہی کے نام نیچے لکھ دیئے ہیں۔۔۔۔۔ اس اشتہار کے جواب میں لاہوری پارٹی بہت سیخ پا ہوئی ہے۔ جس کا ثبوت اس کے جوابی اشتہار کی سرخی ہی سے معلوم ہوتا ہے۔ جو یہ ہے۔

"قادیانی دجل"

اس سرخی کے نیچے لکھا ہے کہ

"تحریری بحث سے بچنے کے لئے عیارانہ چالیں"

اس اشتہار میں لاہوری گروہ نے قادیانیوں کو برا بھلا تو بہت کہا۔ مگر ان کے پیش کردہ حوالجات کا جواب نہیں دیا۔

انصاف گو سلب نبوت مرزا میں لاہوری گروہ ہم سے قریب ہیں۔ مگر انصاف ان سے بھی قریب تر ہے۔ پس ہم۔۔۔۔۔ اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ لاہوری جماعت کے جواب میں ان حوالجات کا جواب ہونا چاہیئے تھا۔۔۔۔۔ پس لاہوری جماعت کا فرض ہے۔ کہ محل نزاع (مبحث) کو صاف کرنے کے لئے اپنے سابقہ عقائد سے رجوع کریں۔ اور صاف لکھیں۔ کہ ہم نے ان سے رجوع کر لیا ہے۔ اب ہم ان باتوں کے قائل نہیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو گو کتنے ہی لمبے چوڑے اشتہار دیں۔ پبلک سمجھے گی۔ کہ لاہوری جماعت عقیدۂ مرزائیت سے پھسل گئی ہے۔ یعنے یہ جماعت دل میں تو نبوت مرزا کی قائل ہے مگر ظاہری طور پر انکاری ہے۔" (اہلحدیث ص۸ مارچ ۳۵ء)

اسی طرح حال ہی میں احمدیہ بلڈنگ والوں کا پرانا یار غار ایڈیٹر زمیندار لکھتا ہے۔ کہ

"آخر میں پادری محمد علی صاحب کی جناب میں اس قدر گذارش ہے۔ کہ غلام احمد قادیانی کو نبی قرار دینے کی پاداش میں جس غلطی کا طعنہ آپ مرزا بشیر الدین محمود کو دیتے ہیں۔ اسی غلطی کا ارتکاب ۱۹۱۵ء تک آپ بھی کرتے رہے ہیں۔ اور آپ نے اپنے اس قول کی آجتک تردید نہیں کی کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ کے نبی ہیں۔ اور ان کو نبی ماننے پر نجات کا مدار ہے۔" کیا آپ کو اس بیان کی تردید کا حوصلہ ہے۔" (زمیندار ۱۴ر اپریل ۳۵ء)

اسی طرح تکفیر مسلمانان کے ضمن میں ایڈیٹر "زمیندار" مولوی محمد علی صاحب کی گواہی کے اس حصہ کے متعلق لکھتا ہے۔ جس میں مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو غلطی پر قرار دیا ہے۔ کہ

"پادری محمد علی صاحب کو واضح رہے۔ کہ دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کی نسبت جو مرزا ئے آنجہانی کو ارشاد نبوی کے مطابق دجال اور کاذب سمجھتے ہیں۔ یہ کہنا کہ وہ غلطی پر ہیں۔ ایک بہت بڑی جسارت ہے۔"

(زمیندار ۱۴ر اپریل ۳۵ء)

کیونکہ مولوی محمد علی صاحب کے اپنے مسلمہ عقیدہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماتحت کہ مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ ستر کروڑ مسلمانوں کو غلطی پر قرار دینا گویا کافر ٹھہرانا ہے۔ مگر بعض معلومہ وجوہات کے ماتحت اپنے دلی فتویٰ کو زبان سے صرف "غلطی پر" کے مبہم الفاظ میں ظاہر کرنا مصلحت وقت سمجھتے ہیں۔

پس ان کے اخبار مدینہ کے مقابلہ میں ان زیادہ معتبر شہادتوں کی بنا پر جو ایک طرح پنجاب کے مسلمانوں کی اکثریت کی نمایندگی کے دعویدار ہیں۔ یہ امر بالبداہت اور لائے عامہ ہمارے متفق ہے۔ کہ اولاً مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء ہمارے پیش کردہ حوالجات کے متعلق کوئی فیصلہ کن طریق اختیار کریں۔ اس کے بعد ان کو حق پہنچتا ہے کہ وہ کسی اور مبحث کو پیش کریں۔ کیا معاملہ صاف ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی تحریرات دوبارہ دعاوی کے معنے اور مفہوم بیان کرنے میں ۱۹۱۴ء تک تو ہر دو فریق متحد و متفق رہے۔ ۱۹۱۴ء کے بعد اختلاف کے رونما ہونے پر جو فریق اس متحدہ مفہوم سے الگ ہوا ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ اپنی علیحدگی کے وجوہات پیش کر کے اپنے ۱۹۱۴ء تک کے مفہوم اور معنے کا بغیر کسی ایچا پیچی کے انکار کرے۔ اور اقرار کرے۔ کہ میرا مفہوم نبوت ۱۹۱۴ء تک غلط تھا۔ اس کے بعد کا درست ہے۔

اب ذرا احمدیہ بلڈنگ والے دوست اپنے معتبر اخبار "مدینہ" کے مقابلہ میں ہماری متذکرۃ الصدر معتبر شہادتوں کا موازنہ کر کے دیکھ لیں۔ کہ ان کی مجوزہ جئوری کے غیر احمدی ثالثوں کی کثرت رائے کس کے حق میں ہو سکتی ہے۔ اور اگر مزید اپنی تجویز فیصلہ کی نامعقولیت اور مجہولیت کا ثبوت لینا ہو۔ تو اس کے متعلق ایڈیٹر "اہلحدیث" کی مندرجہ ذیل رائے بھی پڑھ لیں۔ ایڈیٹر اہلحدیث لکھتا ہے۔ کہ

"لاہوری جماعت نے جو صورت فیصلہ پیش کی ہے۔ دنیا میں کوئی مہذب جماعت نہ پیش کر یگی نہ مانے گی۔ لاہور جیسے علمی مرکز میں ایسی آواز اُٹھے تو سخت حیرت کا مقام ہے۔ کیونکہ دنیا میں کہیں بھی یہ نہیں سنا گیا۔ کہ فیصلہ کا بنچ جفت ہو۔ کیوں کہ در صورت مساوات فیصلہ نہیں ہو سکتا۔"

(اہلحدیث فروری ۳۵ء)

بجز ثالثوں کے تنازعہ کا جملہ معترضہ درمیان میں آگیا۔ اب میں لاہوری دوستوں سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ تم جو بار بار اپنے پوسٹروں میں عاجز ملتانی کو کوستے اور سب و شتم کا نشانہ بناتے ہو۔ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ لوگ تمہارے افعال پُرانفعال پر تمہیں فریب کار غیر مہذب۔ بُزدل اور مرتد وغیرہ قرار دے رہے ہیں۔ اس میں میرا کیا قصور ہے۔ بجز اس کے کہ میں نے تمہارے اندرونہ کو ننگا کر کے برسرِ عام رکھ دیا۔ مزہ تو جب تھا۔ کہ تم میرے آخری پوسٹر کا جواب معقول یا غیر معقول ہی سہی کچھ دیتے۔ میرا تمہارا ابھی کھاتہ مدت سے چلا آرہا ہے۔ جو اخباروں سے نکلکر پوسٹروں کے ذریعہ چلنے لگا ہے۔ یوں بالواسطہ دوسرے پوسٹروں کے جواب میں ذکر کرنا چہ معنے دارد۔ میرے سامنے ہو کر اور میرے ساتھ آنکھیں ملا کر بات کرو ؎

کیا یہ پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہو!
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں!

بھلا یہ بھی کوئی شرافت اور دیانتداری ہے کہ جب عمائدین قادیان نے میرے پوسٹر کے متعلق صریح الفاظ میں بلکہ ایک طرح حلفیہ طور پر لکھدیا۔ کہ فخر ملتانی والا پوسٹر ہمارے علم اور مشورہ سے نہیں لکھا گیا اس پر انہوں نے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہی۔ تو تم محض ملتانی کو گالیاں دینے اور اپنے اوپر سے جواب دہی کا پیالہ ٹالنے کے لئے مکرر سہ کرر "میں نہ مانوں" والی رَٹ رَٹے جا رہے ہو۔ کہ گویا عمائدین قادیان نے فخر ملتانی سے پوسٹر شائع کرایا۔ فلعنۃ اللہ علی الکاذبین

قادیان کے بزرگوں نے تمہارے سامنے کیا ہی فیصلہ کن طریق پیش کیا۔ کہ ثالثوں والا فیصلہ اگر فی الواقع مسلم اور تسلی بخش ہو سکتا ہے۔ تو پھر فیصلہ شملہ پر عمل کر کے دکھاؤ۔ کیونکہ اب تم غیر احمدیوں کو حَکَم ٹھیرا رہے ہو۔ اور فیصلہ شملہ میں بھی غیر احمدی مُسلّمہ حکم نے فیصلہ کیا تھا۔ پھر تمہیں کہا گیا۔ کہ تمہارا یہ ایجاد بندہ طریق ثالثاں بالکل عجوبۂ روزگار ہے جو کسی عقلمند کے فہم میں نہیں آسکتا۔ اس لئے بطور آزمایش تم اس طریق کو شیخ غلام محمد یا دیگر مسلمانوں سے باہمی تصفیہ کے لئے اختیار کر کے دیکھ لو۔ اگر تو کامیاب ہو جائے۔ تو ہمارے سامنے بھی پیش کرو۔ ورنہ دریا برد کرو۔ سر دست تو ہر دوست و دشمن اس کی لغویت اور غیر معقولیت اور یہودیت پر نالہ کناں نظر آتا ہے۔

اس کے بعد تم کو نہایت وضاحت اور صراحت سے تمہارے پیش کردہ لیڈر اور وکیل جناب مولوی محمد علی صاحب کے عقائد بلفظہٖ نقل کر کے بتلایا گیا۔ کہ جس وکیل یا لیڈر کو تم فیصلہ کے لئے ہمارے سامنے پیش کر رہے ہو۔ اس کے عقائد درباۂ نبوت تو ہم سے بھی چار قدم آگے کو نکل گئے ہیں۔ یعنی مولوی محمد علی صاحب حضرت مرزا صاحب کو "پیغمبر آخر زمان" اور "نبی آخر زمان" تک لکھتے ہیں۔ اور آخری زمانہ کا نجات دہندہ تسلیم کرتے ہیں۔ حالانکہ ہم احمدی پیغمبر آخر زمان اور نبی آخر زمان صرف اور صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانتے ہیں۔ پھر مولوی محمد علی صاحب چالیس کروڑ مسلمانوں کو یہودی قرار دیتے ہیں۔ پس جب تمہارے پیش کردہ لیڈر کے عقائد نہ صرف ہم سے متحد بلکہ اور غلو کے حامل ہیں۔ تو پھر وہ کس طرح متنازعہ فیہ مسائل پر گفتگو کر سکتے ہیں۔ مانا کہ وہ ایل ایل۔ بی وکالت پاس شدہ ہیں۔ وہ بحث کر لیں گے۔ مگر مذہبی بحث میں تو زیادہ تر ہی نہیں بلکہ بالکل دل اور زبان کا ایک ہونا لازمی اور لابُدی امر ہے۔ دنیاوی امور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں بے شک وکیل اور ایڈووکیٹ ہار جیت کی خاطر بسا اوقات اپنے ذاتی خیالات۔ معلومات اور آراء کو قربان کر سکتا ہے۔ مگر دینی اور خالص مذہبی امور میں ایک مذہبی لیڈر کس طرح چند آدمیوں کی خاطر ضمیر فروشی کا ارتکاب کرے گا۔

پس جب تک احمدیہ بلڈنگ والے احباب اپنے پیش کردہ لیڈر کے عقائد حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ العزیز کے عقائد کے خلاف ثابت نہ کر دیں۔ تب تک ان کو کسی قسم کے مصنوعی چیلنج کے پیش کرنے کا حق نہیں۔ اور اس امر کا تصفیہ اولاً مجھ سے کریں۔ کیونکہ اس قضیہ نامرضیہ کے تصفیہ کے لئے درخواست گذار خاکسار ملتانی ہے۔ جس کو ادنےٰ اکتب فروش کے نام سے لاہوری احباب نے یاد فرمایا ہے۔ حالانکہ میں ادنےٰ اکتب فروش نہیں میں نے اپنے ۱۸ سالہ فروشی کے عرصہ میں قریباً گیارہ مرتبہ قرآن کریم مترجم اور معرّا چھپوایا ہے۔ علاوہ ازیں پچاس ساٹھ ہزار صفحات کتب رسائل اور تفسیروں کی صورت میں شائع کر چکا ہوں۔ یہ نہیں کہ انجمن کی چھ سات سال ملازمت کر کے ہزاروں روپیہ بصورت تنخواہ کھا کر ڈکار بھی نہ لوں۔ اور جو محنت اس تنخواہ کے بدلہ میں کی ہے۔ اس کو اپنی ذاتی جائداد قرار دیکر دوسری جگہ اس سے نفع کثیر حاصل کروں۔ نہ صرف حین حیات میں بلکہ بعد وفات کے لئے بھی اپنی بیوی کے نام اس کا حق جاریہ ہبہ کر دوں۔ اور اس طرح اپنی پہلی اور پچھلی محسن انجمنوں اور اپنے عیال کے حقوق کو پامال کرنے کی کوشش کروں۔ پس میرے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ مجھے ادنےٰ اکتب فروش کے نام سے بھی یاد نہ فرمایا کریں۔ ورنہ یاد رکھیں کہ ؎

اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار

فخر الدین ملتانی،

وصیتیں

نمبر ۳۹۹۹:- منکہ عبدالواحد ولد محمد چراغ قوم جٹ سندھو پیشہ انٹر کنک مستری ریلوے عمر تخمیناً ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن علیوال جٹاں ڈاک خانہ مان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۳ ۶/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مکان پختہ قیمتی ڈیڑھ ہزار روپیہ واقعہ قادیان دارالامان محلہ دارالرحمت ضلع گورداسپور موازی گیارہ کنال زمین منجملہ ۲۲ عشر کنال ہے۔ اور جس میں ہم دو بھائی شریک ہیں۔ اور رقبہ ہذا موضع لنگر وال بر چاہ غلام والا متصل علیوال جٹاں ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ میں واقع ہے۔

بعد میری وفات مذکورہ بالا مکان و اراضی کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری تنخواہ اس وقت مبلغ ۶۳ ت روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر میری وفات پر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

المعبدا:- عبدالواحد موصی ساکن علیوال جٹاں تحصیل بٹالہ بقلم خود حال ریلوے ملازم سٹیشن سانگلاہل ضلع شیخوپورہ گواہ شد۔ محمد الدین سکرٹری مال و امام جماعت چہور ۱۱۷ تحصیل و ضلع شیخوپورہ۔ بقلم خود ۲۳ جون ۳۳ء۔ گواہ شد۔ چوہدری محمد اشرف احمدی ساکن چہور ۱۱۷ بقلم خود۔

نمبر ۳۶۳۱:- منکہ حکیم عبدالغنی ولد میاں عظیم شاہ قوم قریشی عمر چالیس سال تاریخ بیعت ستمبر ۱۹۰۵ء ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵ ۱/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اِس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے میرا گذارہ دُکانداری پر ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تا زیست اپنی آمدنی کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے وقت جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری آمدنی اس وقت دس روپیہ ماہوار ہے۔ ایک روپیہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ المعبدا۔ حکیم عبدالغنی احمدی بقلم خود۔ گواہ شد۔ مصباح الدین احمد پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد۔ کرم داد خان انسپکٹر وصایا۔ قادیان دارالامان۔

نمبر ۳۸۷۲:- منکہ غلام حیدر خان ولد چاند خان قوم بلوچ عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۰۴ء ساکنہ قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۹ ۱/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۸ ۱/۲ بصورت پنشن ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

المعبدا۔ غلام حیدر خان پنشنر قادیان۔ گواہ شد۔ فخر الدین احمدی پرنسپل اسسٹنٹ ناظر بیت المال۔ گواہ شد۔ کرم داد خان انسپکٹر وصایا قادیان دارالامان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ختم نبوّت کی حقیقت

بجواب پیغام کی

مانگی ہوئی اور اودھار لی ہوئی نبوّت!!

(ایک شخص کی ہی قسم سے)

غیر احمدی تو آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کو پیش کر کے نبوت مسیح موعودؑ کا انکار کرتے ہی تھے اور ہماری طرف سے انکو صرف یہ جواب کافی ہے۔ کہ ہم جیسے خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کے قائل ہیں ویسے ہی ہم اس خاتم النبیین کی ان احادیث کے بھی قائل ہیں جس میں آپ نے آنیوالے عیسٰی کو نبی اللہ کے نام سے پکارا ہے نہ ایک بار بلکہ متعدد بار۔ لہذا ختم نبوت کا اعتراض ہم پر نہیں ہے اور غیر احمدیوں کا اسکے جواب میں کبھی کوئی اعتراض نہیں ہؤا۔ مگر یہ کہ احادیث میں جس عیسٰے نبی اللہ کا آنا مذکور ہے وہ مسیح اسرائیلی ہے جس کی نبوت پہلے کی ہے لیکن جب انہیں بتایا گیا کہ آنحضرتؐ کی صحیح احادیث میں وارد ہے کہ لوکان موسٰی وعیسٰے حییین لما وسعھما الا اتباعی یعنے اگر موسٰی وعیسٰی زندہ ہوتے تو میری اتباع کے سوا انہیں کچھ چارہ نہ تھا۔ پس جب وہ زندہ ہی نہیں تو یہ کہنا کہ وہی اسرائیلی نبی آئیگا محض غلط ہے۔ قرآن شریف الحمد سے لیکر والناس تک موت عیسٰے کا ثبوت ہے اس لئے ضروری ہے۔ کہ آنیوالا عیسٰے نبی اللہ ہم میں سے ہی ہو۔ جیسا کہ بخاری اور مسلم نے امامکم منکم اور فامکم کہکر فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ ہم میں سے ہمارا ایک امام ہے۔ اور اگر یہ امام باہر سے ہو تو ختم نبوت مشتبہ ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ امامکم منکم کی تشریح میں تفسیر نفحۃ الطیب جلد ۳ صفحہ ۱۸۶ میں لکھا ہے کہ انما کان الامام منا لئلا یتدنس بغبار الشبھۃ وجہ لا نبی بعدی یعنی امام کا ہم میں سے ہونا اسلئے ضروری ہے کہ دلیل لا نبی بعدی مشتبہ نہ ہو جاوے۔ اور اگر کوئی یہ کہے۔ کہ امامکم منکم کے ماسوا کوئی اور امام مراد ہے تو یہ ایک بے ثبوت بات ہے۔ اور متقدمین نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ امامکم سے مراد عیسٰے ہی ہیں۔ (دیکھو مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۳۸۵)

اور خود یہ عبث خیال ہے کہ نبی اللہ عیسٰے کی موجودگی میں کوئی غیر نبی امام ہو۔ خصوصاً جبکہ حدیث صحیح لا مھدی الا عیسٰے بھی موجود ہے اور مسند امام احمد بن حنبل میں حدیث نبوی موجود ہے کہ یوشک من عاش منکم ان یلقی عیسٰے ابن مریم اماماً مھدیاً۔ پس جبکہ آنیوالا عیسٰے نبی اللہ اسی امت میں سے ہی ہے اور وہی امام مہدی بھی ہے۔ تو ختم نبوت کا اعتراض اُڑ جاتا ہے اور غیر احمدی خاموش رہ جاتے ہیں لیکن آہ آج مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہم خیال انہیں بوسیدہ اعتراضوں کو ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور کئی دفعہ جواب پاکر بھی خاموش نہیں ہوتے۔ مگر ہم عام اہل اسلام کے لئے اتماماً للحجت نہایت ہی اختصار سے ختم نبوت کی تشریح کر دیتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم ؛

خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کی تشریح سب سے پہلے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہمارے مخالف مسلمان خود اس بات کے قائل ہیں۔ کہ چونکہ اسرائیلی عیسٰے علیہ السلام بعد از نزول تابع شریعت محمدیہ ہونگے اور امت محمدیہ میں داخل ہونگے اس لئے ان کی نبوت سے ختم نبوت میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا حالانکہ اس عیسٰے کی نبوت مستقل نبوت ہے۔ لہذا ثابت ہؤا کہ اگر امت محمدیہ میں سے کوئی نبوت کے مرتبہ کو پہنچ جائے تو یہ کسی طرح بھی ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔ اور یہ وہ عقیدہ ہے جسے تمام بزرگان دین مانتے چلے آئے ہیں اور ہم ذیل میں چند شہادتیں نقل کرتے ہیں جن سے ہمارے اس بیان کی تائید ہوتی ہے۔

شہادت اوّل چونکہ علماء ظاہر و باطن کے سردار آنحضرت صلعم ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے اور سب سے زبردست آپ کی شہادت ہے۔ آپ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر بڑے حزن سے فرمایا۔

لو عاش ابراھیم لکان نبیاً یعنے اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ ایک دوسری حدیث میں یوں آیا ہے کہ ان للہ مرضعاً فی الجنۃ ولو عاش لکان صدیقاً نبیاً (رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس) جس سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبی ہو سکتا ہے۔ اگر نبی نہ ہو سکنا مانا جاوے۔ تو نعوذ باللہ یہ کہنا ہوگا۔ کہ آنحضرت سید الصادقین نے جھوٹ بولا جو محال ہے۔ ونعوذ باللہ من ذالک۔ ہاں اگر یہ سوال ہو کہ کیسا نبی ہو سکتا ہے تو سنو!

دوسری شہادت محدث ملاں علی قاری صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ:۔ لو عاش ابراھیم وصار نبیاً وکذا لو صار عمرؓ نبیاً لکان من اتباعہ علیہ السلام ..... فلا ینافی قولہ تعالیٰ خاتم النبیین۔ اذ المعنی انہ لا یاتی نبیٌ بعدہ ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ (موضوعات صفحہ ۵۸-۵۹) یعنے اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے اور ایسے ہی اگر حضرت عمرؓ بھی نبی ہو جاتے تو دونو آنحضرت صلعم کے تابعداروں میں سے ہوتے۔ پس یہ اللہ کے قول خاتم النبیین کے نقیض نہ ہوتا۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئیگا جو آپکی ملت کو منسوخ کرنے والا ہو اور آپ کی امت میں سے نہ ہو۔

تیسری شہادت قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ، یہ الفاظ حضرت عایشہ صدیقہؓ کے ہیں جو آپ نے خاتم الانبیاء اور حدیث لا نبی بعدی کے معنوں کو واضح کرنے کے لئے فرمائے تا آپ کی روحانی اولاد کبھی اندھوں کی طرح یہ ٹھوکر نہ کھائے۔ کہ مسیح موعود کی نبوت کا انکار کر دے۔ اور خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کو بطور دلیل پیش کرے آپ کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ یہ تو کہو کہ آنحضرت صلعم خاتم الانبیاء ہیں۔ مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی ہی نہیں یعنی خاتم الانبیاء کے یہ معنی ہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جیسے بعض نادان آج پیش کر رہے ہیں۔ اور اپنی کم علمی سے کہتے ہیں۔ کہ عایشہ کے قول کو دیوار پر مارو۔ یہ حدیث لا نبی بعدی کے خلاف ہے اوظالمو! یہ تم کو کس طرح معلوم ہؤا۔ سنو!

چوتھی شہادت حضرت امام محمد طاہر صاحب سندھی جو ان کاملین میں سے ہیں۔ جو خدا کے خاص برگزیدہ بندہ ہوتے ہیں۔ جو مسلّم طور پر محدّث ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ [illegible] امانظ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علے نزول عیسٰے وھٰذا ایضاً لا ینافی حدیث لا نبی بعدی لانہٗ اراد لا نبی بنسخ شرعہٗ (مجمع البحار تکملہ ص۸۵)
یعنے ام المومنین صدیقہؓ نے یہ قول مسیح موعود نبی اللہ کی آمد کو مدنظر رکھ کر فرمایا ہے اور عیسٰے نبی اللہ کا نزول حدیث لا نبی بعدی کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ لا نبی بعدی کا منشاء یہ ہے کہ کوئی نبی جو آپکی شریعت کو منسوخ کرنیوالا ہو آپ کے بعد نہ ہوگا۔

پانچویں شہادت | حضرت امام شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ

وقولہ صلعم لا نبی بعدی ولا رسول المراد بہٖ لا مشرع بعدی۔ یعنے آنحضرت صلعم کا یہ قول کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ رسول۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شریعت لانے والا نبی نہیں ہے (الیواقیت والجواہر جلد ۲ ص۲۲)

چھٹی شہادت | حضرت شاہ ولی اللہ صاحب جو اپنے زمانہ کے امام اور مجدد تھے وہ الٰہی تفہیم سے فرماتے ہیں۔

کہ ختم بہ النبیون لے لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریع علی الناس (تفہیمات الٰہیہ تفہیم ۵۳)

آنحضرت صلعم کے ساتھ نبی ختم کئے گئے یعنی اب کوئی ایسا نہ ہوگا۔ جسے خدا شریعت کے ساتھ لوگوں کی طرف مامور فرماوے

ساتویں شہادت | حضرت محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ جو وفات عیسٰے کے بھی قائل ہیں فرماتے ہیں۔ کہ فان الرسالت والنبوۃ بالتشریع قد انقطعت فلا رسول بعدہٗ ولا نبی الے لا مشرع ولا شریعۃ وان عیسٰے اذا نزل ما یحکم الا بشریعۃ محمد وھو خاتم الاولیاء (فتوحات مکیہ) یعنی رسالت اور نبوت تشریعی بے شک ختم ہو چکی۔ پس کوئی رسول آپ کے بعد نہیں اور نہ کوئی نبی یعنی کوئی صاحب شریعت نبی۔ اور شریعت کوئی نہیں۔ اور عیسٰے جب وہ نازل ہوں گے تو وہ نہیں حکم کریں گے مگر ساتھ شریعت محمدیہ کے اور وہ خاتم الاولیاء ہوگا۔*

آٹھویں شہادت | حضرت مرزا جان جاناں شہید دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ "ہیچ کمال غیر از نبوت بالاصالت ختم نہ گردیدہ و در مبداء فیاض بخل و دریغ ممکن نیست" (مقامات مظہری ص۸۸) یعنی بجز بالاصالت نبوت کے جسے دوسرے لفظوں میں نبوت مستقلہ کہتے ہیں۔ کوئی کمال ختم نہیں ہوا۔ اور ممکن نہیں کہ خدا ظلی طور پر کمالات نبوت کو بند کر دے۔ کیونکہ اس مبدٔ فیاض میں بخل و دریغ جائز ہی نہیں؛

نویں شہادت | سید عبد الکریم جیلیؒ اپنی کتاب الانسان الکامل میں فرماتے ہیں کہ:-

"تشریعی نبوت کا حکم آنحضرت صلعم کے بعد منقطع ہو گیا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ٹھہرے"

(خزینۃ التصوف ترجمہ الانسان الکامل باب ۳۶ ص۱۷۲)

دسویں شہادت | حضرت مولانا محمد قاسم صاحب بانیٔ مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں کہ:-

"اگر خاتمیت بمعنے اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے۔ جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا تو × × × اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی بھی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" (تحذیر المومنین ص۲۸)

وتلک عشرۃ کاملہ ورنہ اس قسم کے دلائل اور بھی بہتیرے موجود ہیں۔ جنہیں بسبب عدم گنجائش چھوڑتا ہوں۔ اور خاتمہ پر حضرت خاتم الخلفاء مسیح موعود نبی اللہ ہی کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ صاحب منصب نبوت سب سے زیادہ شہادت دینے کا احق ہے۔ اور اسی کی شہادت سب سے درست ہے۔ سنو! آپ اپنے مخالف علماء کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ اب

(۱) "علماء کو ختم نبوت کا مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی۔ قرآن میں خاتم النبیین جو آیا ہے۔ جس پر الف لام بھی پڑے ہیں۔ اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ شریعت لانے والی نبوت سب بند ہو چکی ہے۔ پس اب اگر کوئی نئی شریعت کا مدعی ہوگا وہ کافر ہے" (تقریر مسیح موعود از الحکم، فروری ۱۹۰۳ء)

(۲) "اللہ جلشانہٗ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپکا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراشتی ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی یہی معنے اس حدیث کے ہیں کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے × × × × × یہ کس قدر ظلم ہے جو نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے، اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہونگے۔ اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا۔ اور ایک پہلو سے امتی۔ وہی مسیح موعودؑ کہلائیگا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ و ۱۰۱)

مندرجہ بالا دلائل سے ثابت ہو گیا۔ کہ متقدمین کا بھی ختم نبوت کے متعلق وہی مذہب ہے جو آج احمدی جماعت کا ہے اور چونکہ دلائل مذکورہ بالا کے مخالف متقدمین میں سے کسی نے بھی قلم نہیں اٹھایا اس لئے ماننا پڑیگا۔ کہ تمام مسلمانوں کا یہی مذہب رہا ہے۔ ہاں اب منکران مسیح موعود محض دھوکہ دینے کیلئے حضرت مسیح کی طرف نبوت مستقلہ یا تشریعی نبوت کا دعویٰ منسوب کرتے ہیں۔ جو محض غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود نے صاف فرمایا ہے کہ:-

"ہمارے الہامات میں جو نبی آیا ہے تو یہ شرطیں ساتھ رکھتا ہے اوّل یہ کہ نئی شریعت نہیں لایا دوسرے آنحضرت صلعم کے واسطہ سے ہے" (الحکم، فروری ۱۹۰۳ء)

بالآخر یاد رکھنا چاہئے۔ کہ مسیح موعود کی نبوت دراصل آنحضرت صلعم ہی کی نبوت ہے کیونکہ مسیح موعود حسب وعدہ قرآنی واٰخرین منھم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ بروز ہیں جو جمیع کمالات محمدیہ ہی کیساتھ آخری زمانہ کیلئے مقدر تھا اب بجز اس کی اتباع کے کسی کو فیض نبوت نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ جس طرح آنحضرت صلعم خاتم الانبیاء ہیں۔ آپکا بروز موعود خاتم الاولیاء ہے، جس سے منہ پھیرنا دراصل خدا اور رسول سے منہ پھیرنا ہے جس سے بڑھ کر کوئی شقاوت نہیں۔

والسلام علے من اتبع الھدیٰ المرعود صاحب الھدیٰ

(عمر الدین احمدی یکے از ادنےٰ غلامان حضرت بشیر الدین محمود احمد فضل عمرؓ۔ خلیفۃ المسیح ثانی) (قول فیصل)

(صفحہ ۱۱ الاسلام پر کسی قادیان سے شائع ہونے والے پرچہ فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)

* مسیح موعود کے خاتم الاولیاء ہونے کے معنی یہ ہیں۔ کہ ظلی طور پر جملہ کمالات نبوت کا ختم کرنیوالا۔ جس کے بعد جو ولی ہوگا اس کی اتباع سے ہی ہوگا۔ اور اسی سے خاتم الانبیاء کے معنی بھی کھل گئے

منہ